صاحب ترتیب کو قضا نماز بھول گئی اور وقتی پڑھ لی تو کیا حکم ہے؟

دار الافتاء اہلسنت (دعوت اسلامی)

سوال

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیانِ شرع متین اس مسئلہ کے بارے میں کہ ایسا شخص کہ جو صاحب ترتیب تھا، وہ کسی وجہ سے عشاء کی نماز پڑھنا بھول گیا۔ جب فجر میں اٹھا تو نمازِ فجر باجماعت ادا کی، لیکن نماز کے بعد یاد آیا کہ میں رات عشاء کی نماز نہیں ادا کر سکا تھا۔ کیا ایسی صورت میں اُس کی فجر کی نماز ادا ہو گئی؟

جواب

بِسْمِ اللہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِکِ الْوَھَّابِ اَللّٰھُمَّ ھِدَایَۃَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

اگر کسی صاحبِ ترتیب کی کوئی نماز رہ گئی اور وہ بھول کر جس فرض نماز کا وقت چل رہا ہو، اُسے ادا کرنا شروع کر دے، تو اُس کی یہ موجودہ نماز ادا ہو گی یا نہیں، اِس کی دو صورتیں ہیں۔

(1) اگر صاحبِ ترتیب وقتیہ نماز ادا کرنا شروع کر دے اور اُسے دورانِ نماز اپنی قضاء نماز یاد نہ آئے، حتی کہ جس نماز کو پڑھ رہا ہو، اُس کا سلام پھیر دے، تو اُس کی یہ پڑھی جانے والی نماز شرعاً ادا ہو جائے گی، لہذا پوچھی گئی صورت میں نمازِ فجر ادا ہو گئی۔

(2) اگر دورانِ نماز یاد آ جائے کہ میری پچھلی نماز رہتی ہے، تو یہ فرض نماز نفل میں تبدیل ہو جائے گی اور اِسے بطورِ نفل مکمل کرے گا اور اِسے مکمل کرنے کے بعد پہلے اپنی قضا نماز پڑھے گا اور پھر موجودہ فرض نماز ادا کرے گا۔

فقیہ النفس امام قاضی خان اَوزجندی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ (وِصال: 593ھ/1196ء) نے لکھا: ”لو تذکر صلاۃ قد نسیھا بعد ما ادی وقتیۃ جازت الوقتیۃ“ ترجمہ: اگر وقتی نماز ادا کرنے کے بعد وہ نماز یاد آئی، جسے پڑھنا بھول گیا تھا، تو ایسی صورت میں وقتی نماز ادا ہو گئی۔ (فتاوی قاضی خان، جلد 1، صفحہ 35، مطبوعہ دار الکتب العلمیۃ، بیروت)

علامہ محمد بن ابراہیم حلبی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ (وِصال: 956ھ/1049ء) لکھتے ہیں: ”إن استمر النسیان إلی أن سلم صحت لسقوط الترتیب بالنسیان“ ترجمہ: اگر کوئی شخص مسلسل بھولا رہا، یہاں تک وقتی نماز کا سلام پھیر دیا، تو وہ

وقتی فرض نماز صحیح ہوگئی، کیونکہ بھولنے کی وجہ سے ترتیب ساقط ہوچکی تھی۔ (غنیۃ المستملی شرح منیۃ المصلی، جلد03، فصل فی قضاء الفوائت، صفحہ69، مطبوعہ الجامعۃ الاسلامیۃ)

صدر الشریعہ مفتی محمد امجد علی اعظمی رَحْمَۃُ اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ (وِصال: 1367ھ/1947ء) لکھتے ہیں: قضا نماز یاد نہ رہی اور وقتیہ پڑھ لی، پڑھنے کے بعد یاد آئی، تو وقتیہ ہوگئی اور پڑھنے میں یاد آئی تو، (وقتیہ نماز) گئی۔ (بہار شریعت، جلد01، صفحہ705، مطبوعہ مکتبۃ المدینۃ)

البتہ اگر دورانِ نماز یاد آجائے کہ میری گزشتہ ایک نماز رہتی ہے، تو اب اِس نماز کو بطورِ نفل مکمل کرے گا اور بعد میں اُس پچھلی رَہ جانے والی نماز کو ادا کر کے دوبارہ اِس وقتی نماز کو پڑھے گا، چنانچہ فتاوٰی عالمگیری میں ہے: ”من تذكر صلوات عليه وهو في الصلاة فقد حكي عن الفقيه أبي جعفر رحمه الله تعالى أن مذهب علمائنا رحمهم الله تعالى أن تفسد صلاته قال: ولكن لا تفسد حين ذكرها بل يتمها ركعتين ويعدهما تطوعا“ ترجمہ: جس (صاحبِ ترتیب) کو دورانِ نماز گزشتہ رَہ جانے والی نمازیں یاد آئیں، تو فقیہ ابو جعفر نے حکایت فرمایا کہ ہمارے علماءِ احناف کا مذہب یہ ہے کہ اُس کی نماز فاسد ہوجائے گی، لیکن جیسے ہی یاد آئے، تو فوراً فاسد ہوجائے، ایسا نہیں ہے، بلکہ وہ اُسے دو رکعتوں پر مکمل کرے گا اور اُن دو رکعتوں کو نفل شمار کرے گا۔ (الفتاوی الھندیۃ، جلد01، صفحہ122، مطبوعہ کوئٹہ)

وَاللہُ اَعْلَمُ عَزَّ وَجَلَّ وَرَسُوْلُہ اَعْلَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

مجیب: مفتی محمد قاسم عطاری

فتوی نمبر: FSD-9115

تاریخ اجراء: 26ربیع الاوّل1446ھ/01اکتوبر2024ء

Dar-ul-IftaAhlesunnat (Dawat-e-Islami)
www.fatwaqa.com
daruliftaahlesunnat
DaruliftaAhlesunnat
Dar-ul-ifta AhleSunnat
feedback@daruliftaahlesunnat.net